Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۲۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۳۵ پیسے

جلد ۳۲/۶۷ ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۹۸ھ ۶ شہادت ۱۳۵۷ہش ۶ اپریل ۱۹۷۸ء نمبر ۷۸

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۶ شہادت۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

ضعف کی تکلیف ہے

احبابِ جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

توبہ کے معنے یہ ہیں کہ انسان گناہوں کو چھوڑ کر پاکیزگی اختیار کرے

توبہ کرنے والوں کو بڑا حرج اٹھانا پڑتا ہے

"توبہ کے معنی رجوع کے ہیں۔ یہ اس حالت کا نام ہے کہ انسان اپنے معاصی سے جن سے اُسکے تعلقات بڑھے ہوئے ہیں اور اُس نے اپنا وطن اُنہیں مقرر کر لیا ہوا ہے۔ گویا کہ گناہ میں اس نے بُود و باش مقرر کر لی ہوئی ہے۔ تو توبہ کے معنے یہ ہیں کہ اُس وطن کو چھوڑنا اور رجوع کے معنے پاکیزگی کو اختیار کرنا۔ اب وطن کو چھوڑنا بڑا گراں گزرتا ہے اور ہزاروں تکلیفیں ہوتی ہیں۔ ایک گھر جب انسان چھوڑتا ہے تو کس قدر اُسے تکلیف ہوتی ہے۔ اور وطن کو چھوڑنے میں تو اُس کو سب یار دوستوں سے قطع تعلق کرنا پڑتا ہے اور سب چیزوں کو مثل چارپائی، فرش و ہمسائے، وہ گلیاں کوچے، بازار سب چھوڑ چھاڑ کر ایک نئے ملک میں جانا پڑتا ہے۔ یعنی اُس (سابقہ) وطن میں کبھی نہیں آتا۔ اس کا نام توبہ ہے۔ معصیت کے دوست اَور ہوتے ہیں اور تقویٰ کے دوست اَور۔ اِس تبدیلی کو صوفیاء نے موت کہا ہے۔ جو توبہ کرتا ہے اُسے بڑا حرج اُٹھانا پڑتا ہے اور سچی توبہ کے وقت بڑے بڑے حرج اُس کے سامنے آتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ رحیم کریم ہے وہ جب تک اُس کُل کا نعم البدل عطا نہ فرمادے نہیں مارتا۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ میں یہی اشارہ ہے کہ وہ توبہ کر کے غریب، بیکس ہو جاتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ اُس سے محبت اور پیار کرتا ہے اور اُسے نیکوں کی جماعت میں داخل کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل ص ۳،۲)

بحرِ عرفان کے موتی اور جوامع الکلم

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ کو قبول کرتا ہے

ہمیشہ اپنے ربّ سے بخشش مانگتے رہا کرو

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

وان استغفروا ربّکم ثمّ توبوا الیہ یمتعکم متاعًا حسنًا الٰی اجل مسمًّی ویؤت کلّ ذی فضل فضلہ۔ (ہود: ۴)

ترجمہ:۔ تم اپنے رب سے بخشش مانگو (اور) اس کی طرف (سچا) رجوع کرو (تب) وہ تمہیں ایک مقررہ میعاد تک اچھی طرح سے سامان عطا کرے گا اور نیز ہر ایک فضیلت والے (شخص) کو اپنا فضل عطا کرے گا۔

پھر فرماتا ہے:۔

الم یعلموا ان اللہ ھو یقبل التوبۃ عن عبادہٖ و یاخذ الصدقات وان اللہ ھو التوّاب الرّحیم۔ (التوبہ: ۱۰۴)

ترجمہ:۔ کیا ان کو معلوم نہیں کہ اللہ ہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ کو قبول کرتا اور ان کے صدقات لیتا ہے (رسول نہیں) اور اللہ تعالیٰ ہی ہے جو بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حدیث النّبی صلّی اللہ علیہ وسلّم:۔

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِیِّ خَادِمِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: "اَللّٰہُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِہٖ مِنْ اَحَدِكُمْ سَقَطَ عَلٰی بَعِیْرِہٖ وَقَدْ اَضَلَّہٗ فِیْ اَرْضٍ فَلَاةٍ"۔ (بخاری)

ترجمہ:۔ خادمِ رسول اللہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بندے کی توبہ پر اللہ تعالیٰ اتنا خوش ہوتا ہے کہ اتنی خوشی اس آدمی کو بھی نہیں ہوئی ہوگی جسے جنگل میں کھانے پینے سے لدا ہوا گم شدہ اونٹ اچانک مل جائے۔

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۶ شہادت ۱۳۵۷ھش
۶ اپریل ۱۹۷۸ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب عزت اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے

لوگ دنیا میں عزت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی شدید خواہش ہوتی ہے کہ وہ معزز شمار ہوں۔ اسلام بھی عزت کو اہمیت دیتا ہے لیکن محض دنیوی عزت کو نہیں بلکہ اس عزت کو جو دین کی راہ سے آئے۔ جو لوگ محض دنیوی عزت کے خواہاں ہو کر اس کے حصول کے لئے کوشاں رہتے ہیں وہ بسا اوقات انہیں مل تو جاتی ہے لیکن وہ ہوتی ہے عارضی اور آنی و فانی۔ پھر اکثر ہوتا یہ ہے کہ ایسی دنیوی عزت انہیں گناہوں پر آمادہ کر کے بدنامی اور بے عزتی پر منتج ہوئے بغیر نہیں رہتی۔

اسی لئے اسلام نے صرف دین کی راہ سے عزت حاصل کرنے پر زور دیا ہے۔ اس ضمن میں اس نے بنیادی بات یہ بیان فرمائی ہے کہ ہر نوع کی عزت اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے وہ جس کو چاہتا ہے عزت دیتا ہے اور جسے چاہے اس کے لئے ذلت مقدر کر دیتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

(۱) اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا ۝ (النساء آیت ۱۴۰)

یقیناً عزت سب کی سب اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔

(۲) تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ ۭ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۭ اِنَّكَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (آل عمران آیت ۲۷)

(دیکھو کہ اے خدا!) تو جسے چاہتا ہے (یعنی جو تیری نگاہ میں عزت کا مستحق ہوتا ہے اسے) عزت دے دیتا ہے اور جسے تو چاہتا ہے (یعنی جو تیری نگاہ میں ذلت کا مستحق ہوتا ہے اسے) ذلیل کر دیتا ہے۔ سب بھلائی تیرے اختیار میں ہے۔ یقیناً تو ہر چیز پر قادر ہے۔

ظاہر ہے کہ جب حقیقی عزت عطا کرنا اور ذلت دینا خدا کے اختیار میں ہے اور تمام تر عزتوں کا سرچشمہ اسی کی ذات ہے تو پھر انسان کی بھلائی اسی میں ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں اپنے آپ کو عزت کا مستحق بنائے۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ انسان اپنے آپ کو کس طرح خدا کی نگاہ میں عزت کا مستحق بنا سکتا ہے؟ اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے یہ دیا ہے کہ تقویٰ کی راہوں پر قدم مار کے اور صحیح معنوں میں متقی بن کر انسان خدا کی نگاہ میں معزز قرار پاتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ۭ (الحجرات آیت ۱۴)

ترجمہ:۔ اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔

اندریں صورت لازوال عزت کا مستحق بننے کا ایک ہی طریق ہے اور وہ یہ کہ انسان عنداللہ متقی بنے۔ تقویٰ اختیار کرنے اور صحیح معنوں میں متقی بننے کو اس درجہ اہمیت حاصل ہے کہ جب لوگ تقویٰ کی راہ کو چھوڑ کر دنیا کی جھوٹی اور آنی و فانی عزتوں کے پیچھے بھاگنے لگتے ہیں تو خدا تعالیٰ کسی مامور کو مبعوث کر کے انہیں از سرِ نو تقویٰ کی راہ پر گامزن کرنے کا اہتمام کرتا ہے۔ جو لوگ دنیا کی آنی و فانی عزتوں کے پیچھے بھاگ رہے ہوتے ہیں وہ اس مامور من اللہ کی مخالفت پر کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنی طرف سے اس کو ذلیل کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ وہ اپنے اثر و رسوخ اور قوت و طاقت کی بنا پر اپنی نادانی سے یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اس مامور من اللہ اور اس کے کمزور اور بے بضاعت ساتھیوں کو ذلیل کر کے رکھ دیں گے لیکن وہ اس حقیقت سے بے خبر ہوتے ہیں کہ عزت یا ذلت دینا خدا کے اختیار میں ہے۔ وہ اپنے بندوں کو جن کے کندھوں پر وہ اعلاءِ کلمۂ حق کی ذمہ داری ڈالتا ہے بالآخر لازوال عزت کا وارث بناتا ہے۔ وہ اس لازوال عزت کے لئے اپنی تمام زمینی عزت کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ خود انہیں رسوائی سے بچاتا ہے اور بالآخر دین اور دنیا دونوں میں معزز کر دکھاتا ہے اور پھر وہ عزت ان کے مرنے کے بعد بھی قائم رہتی ہے اور اس میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت جب کفارِ مکہ نے آپ کی اور آپ کے قدسی صفات صحابہ کرامؓ کی تذلیل کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں متنبہ فرمایا کہ:۔

لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ (المنافقون آیت ۹)

ترجمہ:۔ عزت اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں کو ہی حاصل ہے۔

اور اصولی رنگ میں اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا:۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا ۭ اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ ۭ وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّـيِّاٰتِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۭ وَمَكْرُ اُولٰۗىِٕكَ هُوَ يَبُوْرُ ۝

(فاطر آیت ۱۱)

ترجمہ:۔ جو کوئی عزت چاہتا ہے اسے یاد رہے کہ عزت سب اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ (مومنوں کی) پاک باتیں اسی کی طرف چڑھ کر جاتی ہیں اور (ان کا) ایمان کے مطابق عمل ان (پاک باتوں) کو اٹھاتا ہے۔ اور جو لوگ (مومنوں کے خلاف تذلیل و تحقیر کی غرض سے) بری تدبیریں کرتے ہیں ان کے لئے سخت (یعنی انتہائی رسوا کن) عذاب مقدر ہے اور (تحقیر و تذلیل کی غرض سے کی جانے والی) لوگوں کی تدبیر ہی تباہ ہونے والی شئے ہے (نہ کہ مومن)۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہؓ کو وہ لازوال عزت عطا کی کہ جس میں آج کے دم تک اضافہ ہوتا چلا آرہا ہے اور قیامت تک ہوتا چلا جائے گا۔ برخلاف اس کے اللہ تعالیٰ نے کفارِ مکہ اور بالخصوص ان کے صنادید کی عزت کو خاک میں ملا کر رکھ دیا حتیٰ کہ آج کوئی بھی اپنے آپ کو ان کی طرف منسوب کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ یہ لِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ کا کیسا درخشندہ ثبوت ہے۔

خدا تعالیٰ اپنے برگزیدوں کو دائمی عزت عطا کرتا ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

"ایک شخص نے مجھ پر اعتراض کیا کہ آپ کے قرآن میں نمرود، حضرت ابراہیمؑ کے مقابل کا ذکر ہے، حالانکہ وہ کوئی شخص نہیں ہوا۔ میں نے کہا یہی تو اعجازِ قرآنی ہے کہ اس مدِّمقابل کا نام نہیں لیا، گویا بتلا دیا کہ یہ ایسا بے نشان کیا جاوے گا کہ ایک زمانہ میں اس کی ہستی سے بھی انکار کیا جائے گا۔ اس کے خلاف حضرت ابراہیمؑ کو دیکھو کہ مجوسی، عیسائی، یہودی، مسلمان سب ہی ان کا نام عزت سے لیتے ہیں اور ان کی اولاد تمام روئے زمین پر موجود ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نامِ نامی پانچ بار تو چھتوں پر آواز بلند پکارا جاتا ہے اور پھر کس عزت کے ساتھ۔ مگر کیا کوئی عتبہ، ربیعہ، شیبہ، ابوجہل اور پھر امام حسینؓ کے مقابل یزید کی اولاد ہونے کی طرف بھی اپنے تئیں منسوب کرتا ہے؟ یاد رکھو آرام کی زندگی کے لئے یہ چالاکیاں، یہ سازوسامان کی حرص مفید نہیں بلکہ قرآن مجید کی سچی فرمانبرداری کرو۔ میرا تو اعتقاد ہے کہ اس کتاب کا ایک رکوع انسان کو بادشاہ سے بڑھ کر خوش قسمت بنا دیتا ہے۔ جس باغ میں میں رہتا ہوں اگر لوگوں کو خبر ہو جاوے تو مجھے بعض دفعہ خیال گزرتا ہے کہ میرے گھر سے قرآن نکال کر لے جاویں۔ مسلمانوں کے پاس ایسی مقدس کتاب ہو اور پھر وہ تکالیف میں، مشکلات میں پھنسے ہوں، ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جولائی ۱۹۱۰ء بحوالہ خطبات نور حصہ دوم صفحہ ۱۴۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میدان عمل میں تبلیغی یادوں کے چراغ

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ ملائیشیا و مغربی افریقہ

(۴)

اضطراری دعا کا اثر

ایک مرتبہ ۱۹۴۳ء میں سیرالیون اور لائبیریا کی سرحد کے قریب قصبہ کیلاہون میں رہائش کے عیسائی پیراماؤنٹ چیف پیٹرک بنیاں (Patrick Banya) کے محل میں ان کی موجودگی میں غولائی نسل کے تین چار چوٹی کے علماء سے خاکسار کی وفات عیسیٰ علیہ السلام اور آمد امام مہدی علیہ السلام پر بحث ہوئی۔ وفات عیسیٰ علیہ السلام پر ہمارے قرآنی دلائل سے عاجز آ کر ان کے لیڈر خفت مٹانے کیلئے بڑے طمطراق سے مجھے کہنے لگے آپ بھلا قرآنی علوم کیا جانیں آپ تو قرآنی سورتوں کے نام بھی ترتیب وار نہیں بتا سکتے۔ ہمارا مطالبہ ہے کہ آپ اس وقت ہمیں ترتیب وار سورتوں کے نام سنا دیں آپ یقیناً نہیں سنا سکیں گے۔ انڈین لوگ تو صرف بچھڑے کی پوجا کرنا جانتے ہیں۔ انہیں دین کے علم سے کیا واسطہ۔

گو یہ کوئی علمی بات نہیں تھی اور تفسیر یا حقائق و معارف سے اس کا کوئی تعلق نہ تھا۔ لیکن اس زمانہ میں افریقہ کے اندرونی علاقوں میں بعض دینی لیڈر ایسی ہی سطحی باتوں سے ناخواندہ عوام میں اپنی علمیت کا بھرم قائم رکھتے تھے۔ ظاہر ہے کہ سورتوں کے ترتیب وار نام یاد رکھنے کا تعلق صرف حافظہ سے ہے اور اس کی ضرورت بھی عموماً نہیں پڑتی۔ میں نے جلدی سے اپنے ذہن میں نام دہرائے تو ترتیب وار آٹھ دس سورتوں سے آگے نہ بڑھ سکا۔ مجھے شدید قلق ہوا کہ کہیں وہ لوگ اس حربہ سے مجھے پبلک میں شرمندہ نہ کریں اسی گھبراہٹ اور اضطراب میں خاکسار نے دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے میرے اللہ میں تو ایک نالائق گنہگار انسان ہوں لیکن اس وقت یہاں تیرے مامور کی مقدس جماعت کی نمائندگی کر رہا ہوں تو اپنے فضل سے پردہ پوشی فرما اور عزت رکھ لے۔

عیسائی چیف کا منصفانہ رویہ

پھر خاکسار نے توکل علی اللہ فوری طور پر انہیں یہ کہا کہ آپ لوگ پہلے یہ بتائیں کہ سورتوں کے نام سنا دینے کا نتیجہ کیا ہوگا کیا پھر آپ لوگ ہمارے دلائل کو سچا تسلیم کر کے ہمارے ہم نوا ہو جائیں گے۔ اگر آپ لوگ پہلے یہ عہد نہ کریں تو سورتوں کے نام سنانے میں وقت ضائع کرنا بے معنی ہوگا۔ ظاہر ہے کہ ایسا وعدہ کرنے سے انہیں اپنی شکست تسلیم کرنے کا خدشہ تھا۔ وہ باہمی طور پر لوکل زبان میں کھسر پھسر کرنے لگے۔ بوڑھے عیسائی پیراماؤنٹ چیف پیٹرک بنیاں یہ سب بحث بڑی دلچسپی سے سن رہے تھے۔ وہ یکدم ان لوگوں پر برس پڑے اور کہنے لگے "آپ لوگوں کا انڈین مشنری سے یہ مطالبہ لایعنی ہے اور اس سے ثابت ہے کہ اس کے قرآنی دلائل کی تردید سے آپ لوگ عاجز ہیں مگر اپنی کمزوری تسلیم نہیں کرنا چاہتے۔ کیونکہ سورتوں کے ناموں کا اصل بحث سے کوئی تعلق نہیں اور نہ یہ کوئی علمی بات ہے۔ ہماری مقدس بائیبل کی بھی ۶۶ کتابیں ہیں۔ محض ان کے نام جاننے سے کوئی انسان بائیبل کا عالم نہیں کہلا سکتا آپ لوگ وقت ضائع نہ کریں اور سوچ سمجھ کر آج نہیں تو پھر کبھی مجلس قائم کر کے آپس میں فیصلہ کر لیں۔ نیز یقین کی کتاب اور مذہب ایک ہے تو پھر فیصلہ میں مشکل نہیں ہو سکتی بشرطیکہ سچائی اور انصاف سے کام لیا جائے۔" اور اس طرح وہ لوگ مجھے شرمندہ کرنے کی بجائے خود نادم اور ناکام ہوئے اور خدا کے فضل سے مجلس کامیابی سے ہمارے حق میں ختم ہوئی۔ آج کل اس علاقے میں ہماری کئی مخلص اور بڑی بڑی جماعتیں ہیں۔ الحمد للہ تعالیٰ

بیماری میں چوری کی واردات

۱۹۲۰ء میں جب خاکسار تبلیغی سلسلہ میں سیرالیون کے قصبہ باڈ ماہوں میں متعین تھا۔ مجھ پر ملیریا کا شدید حملہ ہوا۔ مئی کے مہینہ میں بیماری لمبی ہو کر ٹمپریچر ۱۰۳-۱۰۵ تک ہونے لگا۔ اور ساتھ ہی بیہوشی بھی ہو گئی۔ چونکہ لوکل طور پر کوئی صحیح علاج میسر نہیں تھا۔ اسلئے مولانا نذیر احمد علی صاحب مرحوم مبلغ انچارج مجھے بغرض علاج "بو" لے گئے۔ ۱۲۰ میل کا سفر ڈولی میں طے کرنے کی وجہ سے تکلیف اور بڑھ گئی۔ تاہم بو گورنمنٹ ہسپتال میں دو ہفتہ زیر علاج رہنے سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے صحت ہو گئی۔

اس وقت "بو" میں ہماری مخالفت عیسائی مشنوں کی طرف سے زوروں پر تھی۔ اپنا وہاں ابھی کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔ "بو" کے متعصب اور مخالف اسلام عیسائی پیراماؤنٹ چیف کی ناراضگی کے خوف سے ہمارے ہمدرد بھی ہمیں اپنے ہاں ٹھہرانے سے گریز کرتے تھے۔ ہوٹل کے خرچ کی ادائیگی مشکل تھی۔ آخر ہسپتال سے بالکل قریب ایک عیسائی کلرک نے ہمیں دو چار روز کے لیے اپنے مکان میں ٹھہرا لیا۔ حضرت مولوی علی صاحب رضی اللہ عنہ کو اس روز دمہ کے شدید دورہ کے علاوہ بخار بھی ہو گیا۔ خاکسار بھی ابھی بہت کمزور تھا۔ رات کو کمرے میں مولوی صاحب رضی اللہ عنہ کا دم گھٹنے لگا تو میں نے ان کے کہنے پر کمرے کی کھڑکی کھول دی۔ انہوں نے کہا کہ وہ بعد میں خود ہی بند کر دیں گے لیکن پھر بخار سے غنودگی اس قدر بڑھ گئی کہ وہ کھڑکی بند نہ کر سکے۔ میری بھی آنکھ لگ گئی۔

سارا سامان غائب

صبح اٹھ کر دیکھا تو ہم دونوں کے ٹرنک غائب تھے گویا تن کے لباس کے سوا سب قیمتی کپڑے، سامان اور کتب وغیرہ چوری ہو گئیں۔ اسی سامان میں قادیان سے آمدہ ہمارے ذاتی اخراجات کے لیے آٹھ ماہ کی رقم چالیس پونڈ کے پوسٹل آرڈرز بھی تھے جو چوروں کے ہاتھ لگ گئے۔ اس وقت سیرالیون میں جماعت کی ابھی کوئی لوکل آمد نہ تھی۔ اور بظاہر مرکز سے آمدہ پانچ پونڈ ماہوار پر ہی ہم دونوں کا انحصار تھا۔ اس لیے آٹھ ماہ کی ساری رقم ضائع ہو جانے پر ہمیں آئندہ شدید مالی مشکلات پیدا ہونے کا احساس ہونے لگا اور فکر پیدا ہوا۔ بیماری کی وجہ سے ہم پر قرض بھی ہو گیا تھا۔

کسمپرسی میں الٰہی مدد اور احسان

تاہم چوری کے حادثہ کے متعلق کسی کو بتائے بغیر سب سے پہلے ہم دونوں نے اللہ تعالیٰ کے حضور رو رو کے بڑے کرب اور سوز سے لمبی دعا اور استغفار کیا جس سے ہماری گھبراہٹ دور ہو گئی اور دل تسکین پکڑ گئے پھر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے ہم نے چوروں کا سراغ لگانے کی کوشش کی مگر کچھ پتہ نہ لگا۔ البتہ قریب ہی باغ میں ٹوٹے ہوئے خالی ٹرنک اور اٹیچی کیس ملیں ہم نے وہ بھی غنیمت سمجھ کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ اس کے بعد ہم نے انگریز ڈسٹرکٹ کمشنر کے پاس جا کر تحریری طور پر اس چوری کی رپورٹ دی جس میں چالیس پونڈ کے پوسٹل آرڈروں کے نمبر بھی درج کر دیئے خوش قسمتی سے مولانا علی صاحب رضی اللہ عنہ نے دور اندیشی سے کام لیتے ہوئے قادیان سے اس رقم کی رجسٹری وصول کرنے کے بعد پوسٹل آرڈرز کے ترتیب وار نمبر اپنی جیبی ڈائری میں نوٹ کر لیے تھے۔ جو ان کی جیب میں ہی موجود تھی۔

کمشنر کا ہمدردانہ سلوک

ڈسٹرکٹ کمشنر صاحب بڑی ہمدردی سے پیش آئے اور انہوں نے چوری کے متعلق دیگر ضروری کارروائی کے علاوہ ہماری درخواست پر سیرالیون کے تمام ڈاکخانوں کو جو سینکڑوں تک پہنچتے تھے بذریعہ سرکلر ہمارے گمشدہ پی آرڈرز کے نمبروں کی اطلاع دے کر انہیں ہدایت کی کہ جو شخص بھی انہیں کیش کرانے کے لیے آئے اسے گرفتار کر لیا جائے۔ چنانچہ دو ماہ بعد کابالا (KABALA) کے ڈاکخانہ میں ہمارے پوسٹل آرڈرز کیش کراتے ہوئے دو چور پکڑے گئے۔ جنہیں بعد میں ایک ایک سال قید با مشقت کی سزا ملی اور اس طرح گو ہمارا سامان تو نہ مل سکا لیکن خدائے رحیم و کریم کے فضل و احسان سے ہمیں ہماری قوت لا یموت آٹھ ماہ کا الاؤنس چالیس پونڈز سالم مل گئے۔ اور ہم نے اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا کہ اس نے ہماری دعا سنی اور ہمارے حال پر رحم کرتے ہوئے ہمارے آقا اور امام رضی اللہ عنہ کی طرف سے عطا کردہ خرچ کی رقم غیر معمولی حالات میں چوروں سے اگلوا کر پوری کی پوری ہم تک پہنچا دی۔ ظاہر ہے کہ بصورت دیگر ہمیں سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا۔ کیونکہ خدا کے عظیم خادم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے اس زمانہ میں قادیان سے ہمارا رابطہ باقاعدہ قائم نہیں رہتا تھا۔ اور سب سے خطوط ضائع بھی ہو جاتے تھے۔ فالحمد للہ تعالیٰ۔

ایک نئی جماعت کیسے قائم ہوئی

سنہ ۱۹۴۲ء کی بات ہے خاکسار کے ایک شاگرد سید علی عباس کو لینے اپنے گاؤں والیہون (بو ڈسٹرکٹ سیرالیون) جا کر اپنے خاندان اور گاؤں کے لوگوں کو تبلیغ کی تو گاؤں کے اکثر لوگ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے پر آمادہ ہو گئے۔ خاکسار ان دنوں باؤ ماہیون میں مقیم تھا۔ عزیزم علی عباس نے واپس آکر وہاں کے حالات بتائے تو خاکسار اس کی معیت میں والیہون گیا۔ اور ایک ہفتہ ٹھہر کر سب اہل گاؤں پر دینِ اسلام کی حقیقت واضح کی اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کی انہیں دعوت دی۔

پس ماندہ دیہاتیوں میں سادگی اور اخلاص

ایک جمعہ کے روز میری تجویز پر لوکل چیف کے زیر انتظام گاؤں کی عدالتی بیرک میں حسب دستور ڈھول بجا کر سب لوگوں کو جمع کیا گیا۔ جہاں میں نے ایک گھنٹہ توبہ کا مفہوم اور شرائط بیعت واضح کئے اور نماز روزہ کی پابندی کی اہمیت بتانے کے بعد اعلان کیا کہ اب جسے شرح صدر ہو وہ بیعت کر لے۔ اس زمانہ میں وہ علاقہ اس قدر غریب اور پسماندہ تھا کہ لوگوں کو صحیح طور پر تن ڈھانکنے کے لئے کپڑا بھی مشکل سے میسر آتا تھا۔ چنانچہ پہلے مردوں نے بیعت کے لئے اپنے نام اور چندہ کی مقدار لکھوائی۔ مجھے یاد ہے ان میں سے بعض کے جسم پر بوجہ غربت یا موسم لباس برائے نام ہی تھا۔ ان کے بعد بیس پچیس عورتیں جو ہفتہ بھر ہمارے ساتھ نماز پڑھتی رہی تھیں بڑے اخلاص سے تھوڑی بہت رقم بطور چندہ ہاتھوں میں لئے اپنے نام لکھوانے کیلئے آگے آئیں ان میں سے بعض بیچاری صرف ایک چادر میں ملبوس تھیں۔ چونکہ اکثر مشرک یا بدمذہب خاندانوں میں سے تھیں اسلئے میں نے دو تین مرتبہ سورۃ ممتحنہ کی آیت نمبر ۱۳ کا ترجمہ اور مفہوم انہیں بتایا جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اسلام قبول کرنے والی خواتین یہ عہد کریں کہ وہ شرک، چوری، زنا، قتل اولاد، جھوٹ بہتان اور نافرمانی سے باز رہیں گی۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ اور استغفار کرتی رہیں گی۔ اس کے بعد باری باری سب نے اپنے نام اور تھوڑی تھوڑی رقم چندے کی لکھوائی پھر سب نو مبائع مومنین اور مومنات کے لئے اجتماعی دعا کی گئی۔

حیران کن صاف گوئی

دعا سے پہلے آخر میں ایک نوجوان صحت مند عورت آگے آئی جو قریب ہی کھڑی بڑی دیر سے کچھ سوچ رہی تھی مجھے چھ پنس دے کر کہنے لگی کہ میں بھی مسلمان ہونا چاہتی ہوں اور یہ چھ پنس میری طرف سے صدقہ ہے۔ چونکہ اس کے جسم پر صرف ایک تولیہ تھا۔ میں نے اسے سمجھایا کہ اگر اس کے پاس کپڑے نہیں تو کہیں سے عاریتاً لے لے۔ مگر اس موقع پر بہرحال کوئی چادر وغیرہ اوڑھ کر آئے۔ پہلے تو وہ کہنے لگی میں کسی کی مرہونِ منت نہیں بننا چاہتی۔ پھر چلی گئی اور ایک چادر اوڑھ کر واپس آئی اور وہی چھ پنس پھر میرے ہاتھ میں تھما کر مجھے اپنا نام بتایا۔ اس کی باتوں اور طبیعت سے مجھے کچھ شبہ ہوا۔ اس لئے میں نے پھر وہی بیعت والی آیت کریمہ دہرا کر اس سے پوچھا کیا تمہیں اللہ تعالیٰ کی عائد کردہ یہ شرائط شرح صدر سے منظور ہیں۔ اور ان پر عمل کی کوشش کرو گی؟ اس سوال کے جواب میں سب کے سامنے اس کی بے باکانہ صاف گوئی سے میں بھی حیران رہ گیا۔ کہنے لگی میں خدا سے جھوٹا وعدہ نہیں کر سکتی مجھ سے ان شرائط پر عمل نہ ہو گا۔ جب تک میرا خاوند اپنی بداخلاقی نہیں چھوڑے گا۔ میں بھی اس سے بے نیاز ہو کر وہی کروں گی جو وہ کرتا ہے۔ میں نے کہا تم اپنے خاوند کو میرے پاس لاؤ۔ ہو سکتا ہے وہ بھی توبہ کرلے۔ مگر معلوم ہوا کہ وہ گاؤں سے باہر کہیں نوکری کرتا ہے۔ میں نے کہا اپنے خاوند کی کسی برائی کی وجہ سے تم اپنے آپ کو اسلام کی رحمتوں اور برکتوں سے محروم نہ کرو مگر وہ کہنے لگی نہیں۔ ابھی نہیں۔ میں خدا کو دھوکا دے کر مزید بری نہیں بن سکتی جب مجھے توفیق ملے گی تو بیعت کرلوں گی۔ میرا خاوند کئی کئی مہینے باہر رہتا اور پتہ نہیں کیا کیا کرتا ہے۔ اس طرح سارے مجمع کے سامنے بڑبڑاتی ہوئی میز پر پڑے ہوئے اپنے چھ پنس خود ہی اٹھا کر مجمع میں واپس جا بیٹھی۔

نیکی کی روح

میرے لئے مغربی افریقہ میں اپنی نوعیت کا یہ ایسا انوکھا اور عجیب واقعہ تھا جو میں اب تک فراموش نہیں کر سکا اور میں دیر تک اس سوچ اور حیرانی میں گم رہا کہ ان جنگلوں کی پسماندہ آبادیوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جو دن رات حیوانوں کی سی زندگی بسر کرنے اور گناہوں اور شرک میں ملوث ہوتے ہوئے بھی اپنی گناہ آلود زندگی کا احساس رکھتے اور برملا اعتراف کرتے ہیں۔ اور خدا کو دھوکا دینے اور اس سے جھوٹا عہد کرنے کو ناجائز خیال کرتے ہیں۔ گویا ان کی فطرت میں نیکی کی روح پھر بھی زندہ ہے جو کسی دن ضرور رنگ لائے گی۔

اس کے بعد مجھے یہ تو معلوم نہ ہو سکا کہ اس عورت کو بعد میں اسلام قبول کر کے جماعت میں داخل ہونے کی توفیق ملی یا نہیں تاہم اس گاؤں والیہون (WALEHUN) کی جماعت نے بعد میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے خوب ترقی کی اور نہ صرف وہ سارا گاؤں اب احمدی ہے۔ بلکہ ان کی وجہ سے ارد گرد کے علاقہ میں بھی اب کئی جماعتیں قائم ہیں۔ فالحمد للہ تعالیٰ

ایک متعصب یورپین ڈاکٹر کا رویہ۔

مکبورکا سیرالیون میں سنہ ۱۹۴۳ء کے دوران جب خاکسار وہاں احمدیہ دارالتبلیغ اور احمدیہ سکول کی عمارتیں بنوا رہا تھا۔ ایک متعصب عیسائی انگریز ڈاکٹر میکلور (Dr. McClure) جن کے باپ انگلستان میں بشپ کے عہدہ پر تھے گورنمنٹ سیرالیون کی طرف سے اس علاقہ میں بطور میڈیکل اور ہیلتھ آفیسر متعین کئے گئے۔

ہماری عمارتیں مکمل ہو جانے کے بعد انہوں نے محض اسلام سے تعصب اور عناد کی وجہ سے یہ تصدیق کرنے سے انکار کر دیا۔ کہ ہماری عمارتیں پاس شدہ نقشوں کے مطابق بنی ہیں۔ ہر دفعہ کوئی نیا اعتراض اور نقص نکال دیتے اور میری وضاحتوں کے باوجود اپنے موقف پر اڑے رہتے آخر میں نے تنگ آکر ملک کے ڈائریکٹر تعلیم کے پاس ان کی شکایت کر دی۔ انہوں نے عمارتوں کے معائنہ کے لئے اپنا نمائندہ بھیجا اور ہر کام درست پا کر ڈاکٹر مذکور کو توجہ دلائی کہ ان کے نزدیک احمدیہ مشن کی عمارتیں قواعد کے مطابق درست ہیں چنانچہ پھر ڈاکٹر میکلور نے مجبور ہو کر لکھ دیا کہ ہماری عمارتیں نقشوں کے مطابق ہیں۔

اس کے بعد ڈاکٹر مذکور کا رویہ کچھ دوستانہ ہو گیا۔ اور وہ اکثر میرے پاس آکر اسلام کے خلاف اپنے فرسودہ اعتراضات دہراتے اور بحث کرتے رہتے۔ بحث کے دوران بعض دفعہ سکول کے اساتذہ اور طالب علم بھی فارغ وقت میں موجود ہوتے۔ ہمارے سکول میں عیسائی طالب علم بھی تھے۔ ایک دو مرتبہ میرے سامنے ہی ڈاکٹر صاحب ان پر ناراض ہوئے اور پوچھا کہ وہ اپنے عیسائی سکول چھوڑ کر اسلامیہ سکول میں کیوں داخل ہیں۔ عیسائی طالب علموں نے انہیں ہر مرتبہ یہی منہ توڑ جواب دیا کہ احمدیہ سکول میں اساتذہ زیادہ توجہ اور محنت سے پڑھاتے ہیں۔ اور ماحول بھی اچھا خوشگوار رہتا ہے۔

دس دلہنوں کی تمثیل اور تعددِ ازدواج

ایک روز ڈاکٹر صاحب مذکور نے آکر تعدد ازدواج کے متعلق اسلام کی تعلیم کے خلاف واویلا شروع کر دیا۔ میں نے پندرہ بیس افراد کی موجودگی میں اس کے حق میں تحقیقی اور عقلی جواب دینے کے بعد انہیں الزامی طور پر بتایا کہ بائیبل سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کے باپ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

داود ؑ اور اُن کے علاوہ ابراہیم ؑ، اسحاق ؑ، یعقوب ؑ اور سلیمان ؑ وغیرہم سب "تعدد ازدواج" کے قائل اور اس پر عامل تھے بلکہ بعض نے سینکڑوں عورتیں اپنے حرم میں رکھیں۔ پھر بتایا کہ انجیل میں حضرت مسیح ؑ نے جو یہ مثال پیش کی ہے کہ دس دلہنیں دولہا کے انتظار میں تھیں۔ پانچ نے تیل اپنے ساتھ نہ لیا اور اپنی مشعلیں بجھا کر آرام سے سو گئیں کہ جب دولہا آئے گا تو اُٹھ کر مشعلیں جلائیں گی اور اس کے ساتھ روانہ ہو جائیں گی مگر پانچ دلہنوں نے بیدار رہ کر جلتی ہوئی مشعلیں ہاتھوں میں لئے دولہا کا انتظار کیا اور تیل بھی ساتھ لے لیا۔ جب دولہا یعنی مسیح آیا تو اُن پانچ دلہنوں کو بیاہ کر لے گیا جبکہ باقی پانچ تیل لینے گئیں اور وقت پر واپس نہ آسکیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح ؑ ایک وقت میں دس بیویاں رکھنا جائز سمجھتے تھے ورنہ وہ یہ تمثیل بیان نہ کرتے کیونکہ خدا کے نبی کبھی ایسی تمثیلیں بیان نہیں کرتے جو اُن کے عقیدہ اور تعلیم کے خلاف ہوں۔

۳۴ مرتبہ ابن آدم

میرے اس الزامی جواب پر ڈاکٹر میکلوڈ ایسے شرمندہ اور حیران ہوئے کہ فَبُهِتَ الَّذِي كَفَرَ کا منظر پیش کرتے ہوئے خاموشی سے یہ کہہ کر رخصت ہو گئے کہ پھر کبھی اپنی بائیبل دیکھ کر میں اس کا جواب دوں گا۔ مگر بعد میں کئی بار آنے اور ملنے کے باوجود ہمیشہ ہر دفعہ گریز کیا۔ ایک مرتبہ ایک دوسرے انگریز پادری کو ساتھ لے کر آئے، مجھ سے تعارف کرایا اور نئے عہد نامہ کا نیا ایڈیشن مجھے تحفۃً پیش کیا۔ میں نے شکریہ ادا کرنے کے بعد انہیں کہا آپ کوئی ایسی آیت نئے عہد نامہ سے دکھائیں جس میں حضرت مسیح نے خود اپنے آپ کو باپ یا خدا کا اکلوتا بیٹا یا خدا کہا ہو۔ میں آپ کو ابھی ابھی دکھا سکتا ہوں کہ حضرت مسیح ؑ نے نئے عہد نامہ میں ۳۴ مرتبہ خود اپنے آپ کو ابن آدم کہا ہے۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو خدا کے حقیقی بیٹے یا خدا نہیں سمجھتے تھے بلکہ وہ انسان کے بیٹے انسان ہی تھے اور محض خدا کے رسول تھے۔

میرے اس مطالبے کا جواب اُن دونوں میں سے کوئی بھی نہ دے سکا بلکہ گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ محض اِدھر اُدھر کی باتیں کر کے ٹالتے رہے اور نئے عہد نامہ سے مسیح کی زبان سے اپنے لئے صریح طور پر خدا یا خدا کا بیٹا کے الفاظ نہ دکھا سکے نہ کوئی اور دکھا سکتا ہے وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا ؏

دعائے مغفرت

۱۔ میری دادی محترمہ رضیہ بی بی عرف داجی ۲۲ مارچ ۱۹۷۸ء بروز بدھ ۱۱½ بجے قبل دوپہر بعمر ایک سو دس سال مختصر علالت کے بعد اپنے سب سے چھوٹے بیٹے محمد رمضان ناگھبوی محلہ دارالعلوم شرقی ربوہ کے ہاں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ نماز جنازہ مسجد مہدی گولبازار ربوہ میں بعد نماز مغرب مکرم قریشی فضل حق صاحب نے پڑھائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ مولا کریم ان کے درجات بلند فرمائے اور انہیں اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے۔

(عبدالعزیز کوثر ایم۔ اے بی ایڈ سیکرٹری مال تخت ہزارہ ضلع سرگودھا)

۲۔ میرے والد محترم چوہدری شاہ محمد صاحب ساکن چک ۱۱/۶ ضلع ساہیوال مورخہ ۲۷-۳-۷۸ بروز سوموار مشن ہسپتال ساہیوال میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم مخلص اور اپنے علاقہ میں بہت مقبول اور تبلیغ کرنے میں نہایت نڈر تھے۔

مرحوم کا جنازہ مورخہ ۲۸-۳-۷۸ کو ربوہ لایا گیا۔ اسی روز بعد نماز عصر ازراہ شفقت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی اور بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح نے دعا کرائی۔

احباب کرام محترم والد صاحب کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(چوہدری غلام رسول سرا۔ ۳۴ میکلوڈ روڈ۔ لاہور)

فہرست وصولی چندہ مہمانخانہ مستورات

(قسط نمبر ۳۳/۲)

مکرمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری رشید صاحب	قیادت ۲	کراچی	۱۰۰۔۰۰
" " جاوید صاحب	"	"	۳۰۰۔۰۰
" " مجید احمد صاحب	"	"	۲۰۲۔۰۰
" امۃ الحفیظ بھٹی صاحبہ	"	"	۱۰۰۔۰۰
" ناصرہ بھٹی صاحبہ	قیادت ۴	"	۱۰۰۔۰۰
" مبارکہ بیگم صاحبہ	"	"	۱۰۰۔۰۰
" امۃ الرشید اشرف صاحبہ		"	۱۰۰۔۰۰
" کوثر اسلام صاحبہ		"	۱۰۰۔۰۰
" مسز خداداد صاحبہ		"	۱۰۰۔۰۰
" عائشہ انتظار حسین صاحبہ معہ دختران		"	۱۷۵۔۰۰
" " برائے والد مرحوم و ہمشیرگان		"	۱۰۰۔۰۰
" مبارکہ بیگم ملک مبارک احمد صاحب		"	۱۰۰۔۰۰
" سلمٰی بیگم حفیظ الرحمٰن فاروقی صاحب		"	۱۰۰۔۰۰
" طاہرہ حمید صاحبہ		"	۱۰۰۔۰۰
" ثمینہ فیروز احمد صاحبہ		"	۲۰۰۔۰۰
" مسز سعید احمد ناصر صاحبہ		"	۱۰۰۔۰۰
" اہلیہ صاحبہ میاں محمد صدیق بانی صاحب مرحوم		"	۷۰۰۔۰۰
" طاہرہ منظور صاحبہ		"	۱۱۴۔۰۰
" آنسہ یحییٰ صاحبہ		"	۲۴۰۔۰۰
" عائشہ عبدالرحمٰن صاحبہ		"	۲۰۰۔۰۰
" عقیلہ صادق صاحبہ		"	۱۰۰۔۰۰
" ثمینہ فیروزہ صاحبہ		"	۱۰۸۔۰۰
" بدرالنساء صاحبہ		"	۱۰۰۔۰۰
" زبیدہ ابراہیم صاحبہ		"	۱۰۰۔۰۰
" عزیزہ بیگم صاحبہ		"	۱۰۰۔۰۰
" آنسہ یحییٰ جاوید صاحبہ		نیویارک	۱۰۰۔۰۰
" مسرت بیگم جاوید بھٹی صاحبہ		کراچی	۱۱۲۔۰۰

اعلان نکاح

عزیزہ سیدہ نگہت پروین بنت سید عبدالماجد صاحب ظفر مرحوم چک ۱۱۶ جنوبی سرگودھا کا نکاح عزیزم سید محمد وسیم احمد صاحب ولد سید نذیر احمد صاحب آف معین الدین پور ضلع گجرات حال کراچی کے ساتھ بعوض حق مہر مبلغ پچیس ہزار روپے ۲۵۰۰۰/- خاکسار نے مورخہ ۳۰-۳-۷۸ کو پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ فریقین کے لئے یہ تعلق بابرکت کرے۔ آمین

(سید غلام احمد مختار صدر جماعت احمدیہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب لائن میں کھرڑیانوالہ ضلع فیصل آباد چھ ماہ سے پیٹ کی تکلیف سے بیمار ہیں اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

۲۔ مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب مراقب خدام الاحمدیہ مرکزیہ کولہے کی ہڈی میں فریکچر کی وجہ سے گزشتہ تین ماہ سے بیمار ہیں۔

۳۔ مکرم سردار بشیر احمد صاحب انچارج دارالصدر ربوہ کی بیٹی امۃ الباسط صاحبہ مقیم لندن کی گردن پر سے ایک گلٹی بذریعہ اپریشن نکالی گئی۔ الحمد للہ کہ اب انہیں آرام ہے۔ ان کی ہمشیرہ لیڈی ڈاکٹر محمودہ نذیر صاحبہ آف کراچی کو بھی اب بفضلہ تعالیٰ افاقہ ہے۔

۴۔ مکرم مرزا حمید احمد صاحب حلقہ لانڈھی کورنگی کراچی بیمار ہیں۔

احباب جماعت ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں ؏

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کی ۵۹ ویں مجلس مشاورت کی مختصر روداد

مقبرہ بہشتی کے متعلق بعض قواعد پر نظر ثانی اور سفارشات

آخری اجلاس منعقدہ ۲ر اپریل ۱۹۷۸ء

ربوہ ۲ر اپریل۔ آج صبح ۹ بجکر ۳۵ منٹ پر جماعت احمدیہ کی ۵۹ ویں مجلس مشاورت کا آخری اجلاس مجلس خدام الاحمدیہ کے ہال (ایوان محمود) میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی زیر صدارت شروع ہوا۔ اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر نے کی۔ اس کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی۔

دعا کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کو ارشاد فرمایا کہ وہ اسٹیج پر تشریف لاکر شوریٰ کی کارروائی کو جاری رکھنے میں حضور کا ہاتھ بٹائیں چنانچہ محترم چوہدری صاحب اسٹیج پر تشریف لائے اور آپ کو اجلاس کے اختتام تک حضور ایدہ اللہ کے ہمراہ بیٹھنے کا شرف حاصل ہوا۔

قواعد بہشتی مقبرہ میں ترمیم و تنسیخ

گزشتہ روز کے آخری اجلاس میں مجلس مشاورت کے ایجنڈا میں مندرج تجویز نمبر ۳ شق ب پر غور ہو رہا تھا کہ اجلاس کی کارروائی دوسرے دن کے لئے ملتوی کر دی گئی آج اس رپورٹ کے بقیہ حصہ پر غور کیا گیا۔ گذشتہ سال مجلس مشاورت کی سب کمیٹی نے بعض قواعد بہشتی مقبرہ میں تنسیخ و ترمیم کی سفارش کی تھی۔ قاعدہ نمبر ۳۰ جس کی عبارت یوں ہے کہ:-

قاعدہ نمبر ۳۰:-

"ہر موصی کے نقد ترکہ میں سے بھی حصہ وصیت لیا جانا ضروری ہے خواہ وہ رقم اسی آمد سے پیدا شدہ ہو جس کا حصہ آمد موصی ادا کرتا رہا ہے"

سب کمیٹی مجلس مشاورت نے اس قاعدہ میں ترمیم کر کے اسے مندرجہ ذیل شکل میں منظور کرنے کی سفارش کی تھی:-

موصی کے نقد ترکہ کی صورت میں عام حالات میں حصہ وصیت لیا جانا ضروری ہوگا البتہ اگر موصی کا اپنا بیان ہو کہ وہ سالے نقد ترکہ یا اس کے کسی حصہ کا چندہ وصیت ادا کر چکا ہے تو یہ بیان کافی سمجھا جائے گا اور ایسی صورت میں اس نقد ترکہ پر حصہ وصیت نہ لیا جائے گا۔ اگر موصی کا اپنا بیان نہ ہو تو مقامی جماعت کی رپورٹ پر فیصلہ ہوگا۔"

حضور ایدہ اللہ نے ارشاد فرمایا تھا کہ بحث کے دوران اس تجویز کے متعلق بعض نئی باتیں سامنے آئی ہیں سب کمیٹی شوریٰ نے حضرت مصلح موعودؓ کے اس ارشاد پر غور نہیں کیا جس میں اس بارہ میں ہدایت ہے اس لئے اس تجویز کو آئندہ سال دوبارہ پیش کیا جائے اس کے متعلق اس وقت رائے نہ لی جائے۔

امسال کی مجلس مشاورت کی سب کمیٹی نے حسب ارشاد حضور اس پر اس سال دوبارہ غور کیا اور گذشتہ سال کی سب کمیٹی شوریٰ کی مجوزہ ترمیم مع وضاحت کو یہ کہہ کر منظور کرنے کی سفارش کی اور قاعدہ کو اس شکل میں منظوری کے لئے پیش کیا کہ ہماری رائے میں

"شوریٰ کمیٹی کی تجویز حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد کے خلاف نہیں۔"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے مندرجہ ذیل نمائندگان شوریٰ نے اس تجویز کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمایا:-

(۱) شیخ محمود الحسن صاحب لاہور (۲) چوہدری عبد المجید صاحب کراچی (۳) عبد الجلیل صاحب عشرت لاہور (۴) مرزا محمد اسلم حیات صاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ (۵) مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ راولپنڈی (۶) عبید الرحمٰن صاحب لاہور (۷) ماسٹر غلام قادر صاحب گجرات (۸) سید محمود احمد صاحب ناصر نمائندہ لجنہ (۹) اکرام اللہ صاحب ملتان (۱۰) رحیم بخش صاحب ملتان (۱۱) رفیق احمد صاحب سیالکوٹ (۱۲) چوہدری ادریس نصر اللہ خان صاحب لاہور (۱۳) صوفی بشارت الرحمٰن صاحب صدر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ (۱۴) عثمان علی مخدوم صاحب راولپنڈی (۱۵) مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودہا۔

بالآخر نمائندگان مجلس مشاورت سے آراء طلب کی گئیں اور انہوں نے سب کمیٹی کی رائے سے اتفاق کرتے ہوئے اس کی سفارش کو بالاتفاق منظور کر لینے کی*

*سفارش کی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سب کمیٹی کی اس رائے کو منظور فرما لیا۔

(باقی)

درخواست دعائے خاص

(۱) محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب (ابن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ) پر گذشتہ رات دل کا حملہ ہوا۔

احباب جماعت خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب کو اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

(۲) محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب کا پیٹ میں رسولی کا اپریشن سی۔ ایم۔ ایچ لاہور میں ہو رہا ہے۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کے اپریشن کے کامیاب ہونے اور مکمل صحتیابی کے لئے درد دل سے دعا فرما دیں۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں نکاح کی مبارک تقریب

بتاریخ ۳ر اپریل ۱۹۷۸ء بعد نماز ظہر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک ربوہ میں محترمہ صاحبزادی امۃ الکریم کوکب صاحبہ بنت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب آف قادیان کے نکاح کا اعلان مکرم ماجد احمد صاحب ابن محترم محمد وقیع الزمان خان صاحب آف لاہور کے ہمراہ مبلغ پچیس (۲۵) ہزار روپیہ حق مہر پر فرمایا۔

محترمہ صاحبزادی امۃ الکریم کوکب صاحبہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی اور مکرم ماجد احمد صاحب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نواسے ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور اسے مثمر بثمرات حسنہ کرے۔ آمین۔

مرکزی امتحانات اطفال الاحمدیہ

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات انشاء اللہ تعالیٰ ۲۶ر مئی ۱۹۷۸ء بروز جمعۃ المبارک شروع ہو رہے ہیں۔ قائدین مجالس ۱۵ر اپریل ۱۹۷۸ء تک ستارہ، ہلال، قمر اور بدر اطفال کے مطلوبہ پرچوں کی تعداد سے اطلاع فرما دیں۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

وقف جدید کے وعدہ جات

قائدین کرام! وقف جدید کے سال نو کے وعدہ جات کی فہرستیں مکمل فرما کر جلد از جلد ارسال فرمائیں۔

سیکرٹری وقف جدید
اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴